جناب اختر راہی ایم اے

مانی

بانیٔ مذہب یا مصورِ چین؟

مانی کے آبا و اجداد فارسی نژاد تھے۔ اس کا والد پاتک (معرب فتق) آبائی وطن اکیستانا (ہمدان) سے ترک سکونت کرکے میسین میں سکونت پذیر ہوگیا تھا۔ مانی یہیں ۲۱۵ء یا ۲۱۶ء میں پیدا ہوا۔ مانی کی ماں اشکانی خاندان سے تعلق رکھتی تھی اور مانی کی پیدائش کے وقت یہی خاندان سریر آرائے سلطنت تھا۔

میسین خلیج فارس کے کنارے دریائے دجلہ کے دہانے پر ایک چھوٹی سی ریاست تھی جس میں صابی مذہب کے پیروکاروں کی خاصی آبادی تھی۔ صابی دریاؤں کے کنارے آباد ہوتے تھے اور جسمانی پاکیزگی کے لیے نہاتے دھوتے رہتے تھے۔ اسی لیے عرب ان کو "مغتسلہ" کہتے تھے۔ مانی کے والد کو ان لوگوں کی جسمانی پاکیزگی پسند آئی اور ان کے حلقۂ مذہب میں شامل ہو گیا۔ اس طرح قدرتی طور پر مانی کو صابیوں کی صحبت میسر آگئی۔

مانی نے صابیوں کی تعلیمات سے استفادہ کیا۔ مروجہ فارسی، مادری زبان تھی۔ ارامی زبان پر بھی کامل عبور حاصل کرلیا۔ انجیل اور اکثر صحائف کی زبان مخلوط ارامی و عبرانی تھی۔ مانی ان کتب سے بخوبی آگاہ تھا۔ مانی کو ابتدائی عمر سے مذہب سے دلچسپی رہی اور تحقیق مذاہب کے شوق میں ایران کے طول و عرض میں گھومتا رہا۔

اس وقت ایران میں دینِ زردشت کا طوطی بول رہا تھا۔ مشرق میں بدھ مت کا ڈنکا بج رہا تھا جس کی گونج ایران میں سنائی دے رہی تھی۔ اشوک اعظم کے بھکشوؤں کے ذریعے بدھ مت قندھار اور باختر میں پھیل چکا تھا۔ مغرب میں عیسائیت کا غلغلہ بلند تھا۔ مانی نے ان تینوں

مذاہب کا مطالعہ کیا اور ان کے امتزاج سے ایک نئے دین کی تبلیغ شروع کر دی۔

آغاز میں مانی نے اپنے مذہب کا پرچار خاموشی سے کیا اور شاہ پور کا بھائی فیروز اس کے حلقہ اثر میں داخل ہو گیا۔ آخر اردشیر کے جانشین شاہ پور کی تقریب جانشینی کے موقع پر (۲۴۲ء) میں اپنے مذہب کا اعلان کیا۔ فیروز کی وساطت سے مانی شاہ پور کے دربار میں گیا اور شاہ پور بھی اس کے نام لیواؤں میں داخل ہو گیا۔ اس طرح مانویت سلطنت کا مذہب بن گئی۔

مؤرخین میں باہم اختلاف پایا جاتا ہے کہ شاہ پور مانی کے دین میں شامل ہوا یا نہیں؟ بعض مؤرخ اس رائے کے حامل ہیں کہ شاہ پور سرے سے حلقہ مانویت میں داخل ہی نہیں ہوا۔ بعض کی رائے ہے کہ آغاز میں وہ مانوی بن گیا مگر بدظن ہو کر علیحدہ ہو گیا۔ مانی نے اس کی ہدایت وارشاد کے لیے کتاب "شابرقان" لکھی۔ مگر بے اثر رہی۔ شاہ پور نے مانی کو جلاوطن کر دیا۔ وہ ہندوستان، چین اور تبت میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا رہا۔ ہرمز نے اس کے پیروؤں پر سختی کی اور ہرمز کے بیٹے بہرام کے عہد میں ۲۷۳ء کے قریب مانی کو وطن واپس آنے کی اجازت دی گئی۔ بہرام نے زردشتی علماء کو بلا کر مانی سے مناظرہ کرایا۔ مانی موبدوں کا جواب نہ دے سکا۔ بہرام نے اسے قتل کرا کے کھال میں بھس بھروا دیا اور نعش جند شاہ پور کے دروازے پر لٹکوا دی۔ بقول البیرونی:۔

"یہ دروازہ اسی نسبت سے "باب مانی" مشہور ہے۔"

پروفیسر اسپرنگ لینگ (M. Sprang Ling) نے لکھا ہے کہ:۔

"بہرام نے مانی کو بلا بھیجا اور اس پر یہ فرد جرم عائد کیا کہ اس کی تبلیغ دین زردشت کے لیے نقصان دہ ہے اور رعایا اپنے دین سے برگشتہ ہو رہی ہے۔ موبدوں سے بات چیت میں مانی کامیاب نہ ہوا۔ وہ ۲۶ روز بھاری زنجیروں میں مقید رہا اور بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔"

پروفیسر موصوف نے کھال کھینچنے کی تردید کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ:۔

"صرف سر کاٹ کر تشہیر کی گئی تھی۔ باقی جسم ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا

گیا۔ مانی کے عقیدت مندوں نے یہ ٹکڑے مدائن میں دفنا دیے۔"
پروفیسر موصوف نے اس بیان کی تائید میں کوئی تاریخی حوالہ نہیں دیا۔
البیرونی کا بیان ہے کہ:۔

"شاہ پور اور اس کے بیٹے ہرمز کے عہد میں موانع و شدائد کے باوجود مانویت پھیلتی رہی۔ مگر بہرام کے بعد جملہ شاہانِ وقت کی نظرِ قہر و غضب مانویوں پر بجلی بن کر گرتی رہی حتیٰ کہ ان لوگوں کو ترک سکونت کر کے ماوراء النہر جا کر بسنا پڑا اور امام کا مرکز بھی سمرقند تبدیل کر لیا۔"

ابنِ ندیم لکھتا ہے کہ:۔

"ایرانیوں کو زوال آیا اور عربوں کا ستارۂ عروج چمکنے لگا تو مانی کے پیرو کار دوبارہ ایران آکر بسنے لگے۔ خصوصاً بنو امیہ کے گورنر خالد بن عبداللہ القسری کی عنایت سے یہ لوگ ایران واپس آئے۔ آخر المقتدر عباسی کے عہد حکومت (۹۰۸ء تا ۹۳۲ء) میں ایران سے خراسان آگئے۔ معزالدولہ کے عہد (۹۴۶ء تا ۹۶۷ء) میں دارالحکومت بغداد میں تین سو آدمیوں کو جانتا تھا۔ البتہ آج ان کے پانچ آدمی بھی نہیں۔"

ابنِ ندیم نے بہت سے ایسے لوگوں کے نام گنوائے ہیں جو بظاہر مسلمان مگر بباطن مانوی تھے مثلاً جعد بن درہم جو آخری اموی خلیفہ مروان بن محمد کا استاد تھا اور اموی خلیفہ ہشام کے ہاتھوں مارا گیا۔ ان ہی لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔ اموی گورنر خالد بن عبداللہ القسری کے بارے میں بھی رائے عام ہے۔ بشار بن برد جو شاعر تھا اور ۷۸۴ء میں قتل ہوا۔
ابن ندیم ہی کی روایت ہے کہ برامکہ میں سوائے محمد بن خالد برمکی کے سب ہی مانوی عقائد سے متاثر تھے۔ مامون (جسے ابن ندیم نے غلط قرار دیا ہے) اور محمد بن الزمان (وزیر المعتصم) وغیرہ بھی زندیق کہلاتے تھے۔

مانی کی تالیفات

ابوریحان البیرونی نے اپنی کتاب "الآثار الباقیۃ" میں ابن ندیم کی الفہرست کے حوالے سے

لکھا ہے کہ:-

"مانی نے سات کتابیں تصنیف کی تھیں۔ ایک "شاہ برقان" پہلوی میں اور باقی چھ کتابیں سریانی زبان میں تھیں۔ مانی کے کئی مکاتیب بھی دستیاب ہوئے ہیں، جو اس نے اپنے مریدوں اور مقلدوں کو لکھے تھے"

ابنِ ندیم اور البیرونی نے مانی کی کتابوں کے نام عربی میں بدل دیئے ہیں۔ "کتاب الاسرار" میں باردیسان کی مذہبی تعظیم پر بحث کی ہے۔ "رسالۃ الاحبۃ" میں رزمیہ داستانیں ہیں۔ "رسالۃ الاصل" اسی کتاب کا تتمہ ہے۔ "انجیل زندہ" سریانی حروف تہجی کی رعایت سے بائیس ابواب پر مشتمل تھی اور علم باطن سے بات کرتی ہے۔ "کنز الحیات" میں فلسفہ روحانیت بیان کیا گیا ہے اور کتاب المواعظ میں مانی کے مرتب کردہ اخلاقی اصول پائے جاتے ہیں

چینی ترکستان کے شہروں ترفان اور خوچو میں کھدائی سے بہت سے مانوی آثار برآمد ہوئے ہیں۔ مانی کی خود نوشتہ کتابوں کے پراگندہ اوراق بھی ملے ہیں جو ایک مخصوص رسم الخط میں لکھے گئے ہیں۔

تعلیمات وعقائد

مانی کا بیان ہے کہ:-

"اللہ تعالیٰ کے انبیاء وقتاً فوقتاً مختلف دیار وامصار میں بندگانِ خدا کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوتے رہے۔ مشرق میں بدھ نے یہ پیغام سنایا۔ ایران میں زردشت کے ذریعہ یہ کام ہوا۔ ارضِ مغرب میں حضرت عیسٰی علیہ السلام نے بندگانِ خدا کو اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچائے اور ان کے بعد مجھے ارض بابل میں نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ میری بابت ہی حضرت عیسے علیہ السلام نے انجیل میں لفظِ "فارقلیط" استعمال کیا ہے اور میں آخری نبی ہوں"

مانی کا دعوےٰ ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے جو تعلیمات اجمالاً دی ہیں وہ ان کی تشریح اور تفسیر کرتا ہے۔ وہ زردشتی فکر کے زیرِ اثر اصلی اور نقلی مسیح قرار دیتا ہے۔ اصل مسیح عالمِ نور کی ایک روح تھی جو عارضی جسم میں دنیا پر نازل ہوئی اور نقلی مسیح ایک بیوہ کا وہ بیٹا تھا

جو صلیب دیا گیا۔

مانی زردشت کی طرح دوئی کا قائل ہے کہ دنیا دو اصولوں سے پیدا ہوئی ہے۔ یہ دو اصلیں نور اور ظلمت ہیں۔ نور سے ہر خیر اور اچھی چیز پیدا ہوتی ہے اور ظلمت سے ہر بری چیز جنم لیتی ہے اور خیر و شر باہم ملے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد مانی نے اس امتزاج و اختلاط کی جو کیفیت بیان کی ہے وہ خرافات محض ہے۔

اعمال

مانی نے اپنے پیروکاروں کو پانچ طبقات میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ ایعلمون (۲) مشمون (سورج دیوتا کے پجاری) (۳) قسیسون (۴) صدیقون (۵) سماعون

پروفیسر آرتھر کرسٹن نے ان پانچ طبقات کو بالفاظ ذیل بیان کیا ہے۔

۱۔ فرستگان۔ ان کی تعداد بارہ تھی۔

۲۔ اہشتگان:۔ (بزرگان دین) تین سو ساٹھ افراد کی جماعت تھی۔

۳۔ اسپسگان:۔ اس طبقے میں ۔۔۔ افراد شامل تھے۔

۴۔ وزیدگان:۔ (برگزیدگان)

۵۔ نیوشگان:۔ (سماعون) یعنی عوام

آخری دو طبقوں میں عوام شامل تھے اور ان کی تعداد پر کوئی پابندی نہ تھی۔ پانچوں طبقات کے لیے نماز پنجگانہ فرض قرار دی گئی تھی۔ نوافل پر بہت زور دیا جاتا تھا۔ موسوی دس احکامات ارکان شریعت تسلیم کیے گئے یعنی:۔

۱۔ خدا کے سوا کسی کو سجدہ نہ کر۔

۲۔ تو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لے۔

۳۔ تو سبت کے دن کو پاک رکھنے کے لیے یاد کر۔

۴۔ تو اپنے ماں اور باپ کی عزت کر۔

۵۔ تو خون مت کر۔

۶۔ تو زنا مت کر۔

۷۔ تو چوری مت کر۔

۸۔ تو اپنے ہمسائے کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دے۔

۹۔ تو اپنے ہمسائے کی بیوی کا لالچ مت کر۔

۱۰۔ تو اپنے ہمسائے کے مال کا لالچ مت کر۔ (خروج ۲۰: ۱-۱۷)

بر ماہ سات روزے فرض قرار دیئے گئے۔ نیز برے خیالات، اقوال اور اعمال کو ترک کر کے اچھے خیالات، اقوال اور اعمال اختیار کرنا ضروری تھا۔ یہی تثلیث ترک اور تثلیث ترک کی ضد ہے۔ جانوروں کو ذبح کرنا یا ان کو تکلیف دینا اور نباتات کو ضرر پہنچانا قطعاً حرام تھا۔ مشہور ہے کہ ہیجان کی حالت میں مانی نے امرد لڑکوں سے اطفاءِ شہوت جائز رکھا تھا۔ مگر البیرونی کہتا ہے کہ مانی کی کسی کتاب میں یہ بات اس کی نظر سے نہیں گزری۔ اور یہ عمل دس احکام کے صریحاً خلاف ہے جو ارکانِ شریعت تھے۔

مانی کی مصوری و خطاطی

آج مانی ایک بانیٔ مذہب سے زیادہ ایک مصور کی حیثیت سے معروف ہے۔ شاہنامہ میں فردوسی لکھتا ہے:۔

بیامد یکے مرد گویا ز چین ! که چوں او مصور نہ بیند زمین !

چینی ترکستان کی کھدائیوں میں جو غار برآمد ہوئے ہیں ان کے نقش و نگار سے یہ سخن یقین میں بدل گیا ہے کہ یہ غار مانی کے موقلم سے منقش ہوئے ہیں۔

روایت ہے کہ مانی سفید ریشمی کپڑے پر ایسا باریک خط لکھتا تھا کہ ایک تار کھینچ لینے سے ساری تحریر غائب ہو جاتی تھی۔ مانی نے پہلوی رسم الخط میں اصلاح کی جو اگرچہ اس کے پیروؤں تک ہی محدود رہی۔ تاہم اس کے اختیار کردہ طریقے سے ادائیگی تلفظ میں آسانی تھی۔

مانوی اپنی کتابوں کی نقل میں غیر معمولی نفاست، زیبائش اور نقش و نگار کا اہتمام کرتے تھے۔